© rasailojaraid.com

سنہا صاحب کے اُن خیالات و افکار پر گفتگو کی گئی ہے جو موصوف نے اپنی انگریزی زبان کی کتاب میں اقبال کے شعر اور فلسفہ سے متعلق ظاہر کیے تھے۔ "ولیم جیمس اور اقبال" "اقبال کا نظریۂ حسن" اور "اقبال کا تصورِ فن" یہ کل پانچ مقالات ہیں۔ اقبال پر دنیا کی مختلف زبانوں میں چھوٹی بڑی سیکڑوں کتابیں اور مقالات لکھے جا چکے ہیں، لیکن اس کتاب کو پڑھ کر محسوس ہوتا ہے کہ اس کی پھر بھی ضرورت تھی، موجودہ فلسفہ کے ساتھ اسلامی عقائد و افکار کا فنکارانہ تقابلی مطالعہ اور پھر خاص طور پر فکرِ اقبال کا تاریخی نفسیاتی اور طبعی تحلیل و تجزیہ فاضل مصنف کا خاص میدان ہے۔ چنانچہ اس کتاب میں بھی ان کا یہ وصف جگہ جگہ نمایاں ہے۔ پھر بڑی بات یہ ہے کہ وہ جو کچھ سوچتے اور لکھتے ہیں بالکل کھلے دماغ کے ساتھ لکھتے ہیں۔ چنانچہ "اقبال کے نظریۂ جمال" اور "اقبال کے نظریۂ فن" میں انھوں نے اقبال پر تنقید بھی کی ہے۔ اسی بنا پر اقبالیات کے طلبا کو اس کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔

THE ETHICAL PHILOSOPHY OF MISKAWAIH

از ڈاکٹر محمد عبدالحق انصاری تقطیع متوسط۔ ضخامت دو سو صفحات ٹائپ جلی۔ قیمت درج نہیں۔

شائع کردہ مسلم یونیورسٹی علی گڈھ

مسکویہ (جو عام طور پر ابن مسکویہ کے نام سے مشہور ہے) پہلا شخص ہے جس نے اسلامی فلسفۂ اخلاق کو ایک باقاعدہ فن کی شکل دی ہے۔ ورنہ اس سے پہلے اسلامی اخلاقیات کی کوئی اپنی مستقل حیثیت نہیں تھی۔ اور وہ دینی مباحث و مسائل کا جز تھے یا تصوف و سیاست کا، مسکویہ نے انھیں اخلاقی مسائل و مباحث کو جو قرآن و حدیث یا اقوالِ مشائخ و صوفیا میں منتشر پڑے تھے۔ فلسفۂ یونان کے مصطلحات کا ایک ایسا جامۂ زیبا تراش کر پہنا دیا کہ یہی مسائل ایک مستقل فن بن گئے۔ اور بعد میں جتنے علمائے اخلاقیات پیدا ہوئے سب نے اسی کی پیروی کی۔ زیرِ تبصرہ کتاب میں جو درحقیقت مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کے شعبۂ فلسفہ کا ڈاکٹریٹ کے لئے ایک تحقیقی مقالہ ہے، لائق مقالہ نگار نے مسکویہ کے اس فن اور اُس کے خصوصیات پر بحث کی ہے۔ کتاب نو ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں مسکویہ کے سوانح حیات اور اس کے عہد کے علمی، دینی، سیاسی سماجی اور اخلاقی حالات کا تذکرہ ہے۔ دوسرے باب میں مسکویہ سے پہلے اخلاقیات کا جو

© rasailojaraid.com